بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 18

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

☆نکاح اور طلاق قرآن کی روشنی میں☆

از قلم محمد یونس شہید

رابطہ کے لئے 0334 40 49 480

http://ebooksland.blogspot.com/

☆اَلنِّکَاح“☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَ لَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَ لَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَالۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ ۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲۱﴾ ترجمہ: اور تم مشرکات سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہو جائیں اور یقیناً ایک لونڈی مومنہ بہتر ہے مشرکہ سے اگرچہ وہ تمہاری پسند ہو اور تم مشرکوں سے اپنی عورتوں کے نکاح نہ کرانا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یقیناً ایک غلام مومن بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تمہاری پسند ہو۔ یہی لوگ ہیں جو آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ جنّت کی طرف اپنے قرآن کے ذریعے اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے لوگوں کی راہنمائی کے لیے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ 221

اَلنِّکَاح“: اَلنِّکَاح“ واحد ہے اس کے مراحل دو ہیں۔ نمبر۱ منگنی نمبر۲ نکاح کرنا گواہوں کی موجودگی میں۔ نِکَاح“ کے معنی ملنے ملانے اور جمع ہونے اور کرنے کے ہیں۔ اس کا سہ حرفی مادہ ن ک ح ہے۔ یہ ملانا بھی اس طرح ہے جس طرح نیند آنکھوں میں گھل مل جاتی ہے۔ نَکَحَ النُّعَاسُ نینداس کی آنکھوں میں گھل مل گئی۔ نَکَحَ الۡمَطَرُ الۡاَرۡضَ بارش زمین میں خوب جذب ہوگئی۔ ان مثالوں سے نکاح کے ذریعے مرد اور عورت کے ازدواجی رشتے کی گہرائی کا تصور معلوم ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی مضبوط گرہ ہے کہ نکاح کے بعد یہ دو افراد آپس میں اس طرح گھل مل جاتے ہیں جیسے آنکھوں میں نیند اور جیسے بارش کے قطرے زمین میں جذب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا غیر نظری فکری یعنی ایمان و کفر کے درمیان یہ تعلق کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ آگ اور پانی کو جمع کرنے والی بات ہے۔ یہ کیسے ایک دوسرے میں جذب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے 2/221 آیت میں مومنوں کو مشرکوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے۔ جو ایسا کرتا ہے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ النکاح قرآن کی اصطلاح ہے جو ایک مسلم مرد اور عورت کے درمیان مرتے دم تک ازدواجی زندگی گزارنے کا معائدہ ہے۔ جسے قرآن نے **میثاقًا غلیظًا** (4/21) کا نام دیا ہے۔ ناگزیر حالات میں اس معائدے کو توڑا بھی جا سکتا ہے جسے قرآنی اصطلاح میں طلاق کہا جاتا ہے۔ نکاح کے ساتھ طلاق کا موضوع بھی قرآن کی روشنی میں بیان کر دیا گیا ہے۔ سیاق وسباق میں جہاں نکاح کا موضوع نہ ہو وہاں یہ لفظ عام میل ملاقات کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ نکاح کے لئے ایک مسلم کے لئے جو شرائط قرآن نے مقرر کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ نکاح کے لئے ایک مسلم کے لئے ان شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

(1) وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ اور تم مشرکات سے نکاح نہ کرو۔ 2/221 مشرکوں سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(2) اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ اور مشرکہ سے۔ او زانیہ نہیں نکاح کرتی مگر زانی اور مشرک سے۔ یہ مذکورہ رشتے مومنوں پر حرام کر دیئے گئے ہیں۔ 3 زانی اور مشرک دونوں سے مومنوں کا نکاح حرام ہے۔ 24/3

(3) وَلَا تَنۡکِحُوۡا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّ مَقۡتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیۡلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتۡ عَلَیۡکُمۡ اُمَّہٰتُکُمۡ وَ بَنٰتُکُمۡ وَ اَخَوٰتُکُمۡ وَ عَمّٰتُکُمۡ وَ خٰلٰتُکُمۡ وَ بَنٰتُ الۡاَخِ وَ بَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَ نِسَآئِکُمُ الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِہِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا

http://ebooksland.blogspot.com/

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ترجمہ: اور تم نکاح نہ کرو جن سے تمہارے بڑوں (2/133 چچا اور ماموں) نے نکاح کیا تھا مگر جو گزر چکا ہے اُسے رہنے دو۔ ایسا کرنا یقیناً فحاشی ہے اور اللہ کے ہاں غصے کی بات ہے۔ اور یہ بہت بُری راہ ہے۔ 22 تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمہارے گھروں میں پلنے والیاں ہیں جن بیویوں سے تمہارا زن وشوہر کا تعلق ہو چکا ہے۔ اگر اُن سے تمہارا زن وشوہر کا جنسی تعلق نہیں ہوا تھا تو پھر اُن کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اجتماعی نکاح بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ مگر جو ماضی میں ہو چکا ہے اُسے رہنے دو۔ یقیناً اللہ غفور ہے رحیم ہے۔ 23 اور نکاح شدہ عورتیں بھی حرام ہیں مگر جو کافر شوہر چھوڑ کر تمہارے ماتحت آ گئی ہیں اُن سے نکاح جائز ہے (60/10)۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور جو مذکورہ بالا کے سوا ہیں اُن سے تمہارا نکاح جائز ہے یہ کہ تم اپنے مال کے ذریعے معائدہ نکاح کی پابندی میں پاک دامن بنو، بدکاری کرنے والا نہ بنو۔ پس جو کچھ بھی تم معائدہ نکاح کے مطابق اُن سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اُن کے طے شدہ حقوق ادا کر دو۔ پس تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم طے شدہ حقوق کے بعد بھی آپس کی رضامندی سے اس میں کوئی کمی بیشی کر لو۔ یقیناً اللہ علم والے حکمت والے ہیں۔ 4/22,23.24 مذکورہ بالا محرمات سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ 4/22,23,24

(4) نکاح کے اخراجات مردوں کے ذمہ ہوتے ہیں۔ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ ترجمہ۔ اور جو مذکورہ بالا کے سوا ہیں اُن سے تمہارا نکاح جائز ہے یہ کہ تم اپنے مال کے ذریعے معائدہ نکاح کی پابندی میں پاک دامن بنو، بدکاری کرنے والا نہ بنو۔ پس جو کچھ بھی تم معائدہ نکاح کے مطابق اُن سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اُن کے طے شدہ حقوق ادا کر دو۔ پس تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم طے شدہ حقوق کے بعد بھی آپس کی رضامندی سے اس میں کوئی کمی بیشی کر لو۔ یقیناً اللہ علم والے حکمت والے ہیں۔ 4/24 وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ ترجمہ: اور جو تم میں سے کسی تحفظ شدہ مومنہ سے نکاح کرنے کی مالی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو پھر اپنے معاشرے میں زیر سایہ اپنی مومنہ نوکرانیوں میں سے کسی سے نکاح کر لو۔ یقیناً اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم سب ایک دوسرے میں سے ہو ایک خاندان ہو۔ پس تم مذکورہ سب عورتوں سے اِن کے سرپرستوں کی اجازت سے نکاح کرو ۔ اور اُن کے حقوق قرآن کے مطابق ادا کرو۔ وہ پاکدامن بننے والیاں ہوں بدکاری کرنے والیاں نہ ہوں اور نہ ہی خفیہ یارانہ کرنے والیاں ہوں۔

http://ebooksland.blogspot.com/

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ عورتوں کے بارے بھی تم سے فتوی مانگتے ہیں۔ کہہ دو اللہ ہی اِن کے بارے فتوی دیتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی عورتوں کی بے سہارگی کا خیال رکھنے کے بارے اِس کتاب میں تمہارے سامنے پیش کیا گیا وہ تم عورتوں کو نہیں دیتے ہو جو اِن کا قانونی حق مقرر کیا گیا تھا حالانکہ تم اِن سے نکاح کرنے کی بڑی رغبت رکھتے ہو۔ مزید کمزور بے سہارا بچے بھی ہیں۔ لہٰذا اِن بے سہاروں کیلئے عدل کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ جو بھی تم قرآن کے مطابق کام کرو گے۔ پھر یقیناً اللہ اِس کے بارے خوب جاننے والا ہے۔ 127 وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ اور غیر قرآنی قوانین سے ہرگز تم بیویوں کے درمیان عدل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور اگر تم عدل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے قانون سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم اِن کو لٹکتی بے سہارا چھوڑ دو گے۔ اور اگر تم صلح سے رہو اور نا فرمانی سے بچو تو یقیناً اللہ غفور ہے رحیم ہے۔ 129- 4/127,129 آیت میں کفالت کی ذمہ داری اور فرض شدہ مالی فائدہ پہنچانا اور حق مہر کی ذمہ داری بھی شامل ہے۔

(5) وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ تم یہ دیا ہوا مال کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم ایک دوسرے سے یک جان ہو چکے تھے اور تم سے زندگی بھر ساتھ رہنے کا وہ پکا عہد لے چکی تھیں۔ 4/21 یہ میثاقًا غلیظًا ہے۔ 4/21 بہت ہی مضبوط اور پکا عہد ہے معاہدہ ہے۔ اور عورت کو کوئی شے تحفے میں دے کر واپس نہیں لینی۔ لہٰذا اس کے لئے گواہان ضروری ہیں۔ جو ان کے سرپرست ہیں وہ نکاح کے گواہ ہونگے۔ کیونکہ یہ ایک معاہدہ ہے اس لئے بھی اس کے گواہ لازمی ہیں۔ لہٰذا بیٹی کے لواحقین کی گواہی بہت ضروری ہے۔ لہٰذا سرپرست کا اجازت نامہ بھی اسی طرح ضروری جس طرح لڑکی کی رضا ضروری ہے۔ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ. اِن کے سرپرستوں کی اجازت سے نکاح کرو۔ 4/25

(6) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے لئے قطعاً جائز نہیں عورتوں کا زبردستی وارث بن جانا۔ لہٰذا نکاح کے بندھن میں زبردستی نہیں ہے 4/19

(7) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اور تم پر گناہ نہیں اس بارے جو بیوہ عورتوں کو پیغام نکاح پیش کرو یا تم اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہو۔ چھپا ہوا یارانہ بازی گندا کردار ہے۔ نکاح کرنے کے لئے منگنی کا پیغام دو۔ 4/25, 2/235

(8) وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ اور یتیموں کا امتحان لیتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم اِن میں بھلائی کی صلاحیت محسوس کرو تو اِن کے مال اِن کی طرف لوٹا دو۔ نکاح کے لئے جسمانی اور ذہنی بلوغت ضروری ہے۔ اِن کو بھلے بُرے کی پہچان ہے، آزمالو۔ 4/6

(9) فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ ۔ مذکورہ سب عورتوں سے اِن کے سرپرستوں کی اجازت سے نکاح کرو۔ 4/25

http://ebooksland.blogspot.com/

اَنۡ یَّعۡفُوۡنَ اَوۡ یَعۡفُوَا الَّذِیۡ بِیَدِہٖ عُقۡدَۃُ النِّکَاحِ ؕ یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں اس نکاح کا معاہدہ تھا 2/237 اہل کی اجازت سے نکاح ہوگا۔ 4/25,2/237

(10) وَ لۡیَسۡتَعۡفِفِ الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغۡنِیَہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اور چاہیئے کہ وہ لوگ جو نکاح کی استطاعت نہیں پاتے وہ عصمت کو بچائیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے (نکاح کی استطاعت کیلئے) مالدار کر دے۔ 24/33 مال دار نہ ہونے کی صورت میں نکاح نہ کرنے اور عصمت کی حفاظت کا حکم ہے۔ اللہ غنی کر دے تو نکاح کریں۔ 24/33

(11) وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ۝ اور اگر تم ڈرتے ہو کہ عورتوں (4/127) کے بارے ظلم نہ کر (72/14) بیٹھو تو یہ نظام کفالت ہے جو اللہ نے تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کر لو۔ پھر اگر تمہیں خدشہ ہے کہ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک جائز ہے یعنی جس سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔ یہی حکم ربانی عدل کے زیادہ قریب ہے کہ تم سرکشی نہ کرو۔ 4/3 مال دار دو تین چار بیویاں کر سکتے ہیں اور جو ایک سے زائد بیوی کی کفالت نہیں کر سکتا وہ صرف ایک ہی بیوی رکھے۔ 4/3

(12) وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ وَ لَا مُتَّخِذِیۡۤ اَخۡدَانٍ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ مومنات میں سے شرک و بدکاری سے پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب میں بھی شرک و بدکاری سے پاک دامن عورتیں (2/221,24/3) جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی نکاح کے لئے حلال ہیں۔ جب تم ان کو ان کے طے شدہ حقوق دے دو تو نکاح کر کے پاک دامن بننا ہے۔ بدکاری کرنے والا نہیں اور نہ ہی کوئی خفیہ یارانہ کرنا ہے۔ اور جو کوئی ماننے کی بجائے انکار کرے گا پھر اُس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہے۔ 5/5 ایمان والوں میں سے المحصنات اور اہلِ کتاب میں سے بھی المحصنات سے نکاح کر سکتے ہیں۔ 5/5

نوٹ: 5/5 آیت کی رو سے ہمارے ہاں اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا جواز پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ آیت ایک یونیورسل لاء کا اعلان کر رہی ہے۔ جس میں اپنے پرائے کی تمیز نہیں ہے۔ المحصنات کی شرط نے اہلِ کتاب اور ایمان والوں کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ اب ضرورت تو اس بات کی ہے کہ المحصنات کو سمجھا جائے کہ وہ عورت کن صفات کی حامل ہوتی ہے۔ قرآن کی نظر میں شرک اور زنا نہ کرنے والی عورت المحصنات ہوتی ہے 24/3۔ اگر ایمان کا دعوٰی کرنے والیاں بھی شرک اور زنا کی مرتکب ہیں تو ان سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ المحصنات کا لفظ تصریفِ آیات کی رو سے بقیہ قرآن سے آزاد نہیں ہے۔ المحصنات کی شرط نے 2/221 اور 24/3 کی پابندی کو برقرار رکھا ہے اور دوسرے لفظوں میں قرآن کے مطابق ایمان لانے والی عورتیں مراد ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اہلِ کتاب سب برابر نہیں ان میں ایمان والے ہیں ۔(4/113,5/83 28/53)۔ پابندی کے بغیر المحصنات کا تصور غیر قرآنی ہے۔ مومنات میں سے محصنات کہنے کا کیا مطلب ہے کہ مومنات میں بھی محصنات نہیں ہیں۔ لہٰذا محصنات ایمان و عمل میں قرآن کے

معیار پر پوری اترنے والی عورت ہی یہاں مراد ہے۔4/25 میں ہے کہ اہل کی اجازت سے نکاح کرو۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔کہا جا تا ہے کہ یہ حکم صرف لونڈیوں کے لئے ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔کیونکہ کہ آیت کا اگلا حصّہ اجورھنّ کا حکم بھی دیتا ہے۔اگر اہل کی اجازت سے دوسری عورتیں مستثنیٰ ہیں تو اجورھنّ کا حکم بھی ان پر لاگو نہیں ہوگا۔ محصنات غیر مسفحات ولا متخذات اخدان کی شرط سے بھی دوسری عورتوں کو آزاد کرنا پڑے گا۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو باذن اھلھن میں سب عورتوں کو شامل کرنا پڑے گا۔سزا کے معاملے میں بھی نصف کا ذکر محصنات کے مقابلے میں لا کر کیا ہے۔جس سے اس سارے حکم میں اشتراک ثابت ہوتا ہے۔ صرف سمجھنے کی بات ہے۔کون عقل مند ہے جو اپنی لخت جگر کے لئے سرقہ، چوری چھپے یارانہ بازی کو جائز سمجھتا ہے۔مذکورہ بالا شرائط کے مطابق ایک عورت کا نکاح ہو جاتا ہے۔دونوں میں سے ہر فریق کو ناگزیر حالات میں یہ نکاح کا معائدہ توڑنے کی اجازت ہے۔ اور اس میاں بیوی کی علیحدگی کو قرآن نے طلاق کا نام دیا ہے۔طلاق کی تفصیل بھی قرآن میں موجود ہے۔قرآن نے نکاح کی مکمل تفصیل سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔قرآن سے باہر ہمیں کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔مشرک وزانی سے نکاح حرام کر کے اللہ نے مسلم معاشرے کی بنیاد رکھ دی ہے۔نظر وفکر کی ہم آہنگی اور پکے ایمان والے ہی ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ قرآنی علم کے بغیر تو مومن اور مشرک کی شناخت نہیں کر سکتے۔لوگوں کی اکثریت شرک کے بغیر اللہ کو نہیں مانتی 12/106 لہٰذا ایک سچے اور پکّے مومن کے لئے لمحہ فکر یہ ہے کہ وہ نکاح کے معاملے کو زندگی کا بہت اہم فیصلہ سمجھے اور قرآن کی لگائی ہوئی پابندیوں کا خیال رکھے۔اللہ نے بڑے واضح انداز میں خبردار کر دیا ہے کہ مشرک تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں۔اور اللہ تمہیں مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ایمان والوں کو مشرکانہ رشتوں سے اجتناب کرنے کا حکم ہے۔

(13) وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ طلاق یافتہ عورتیں نکاح ثانی سے پہلے اپنے آپ کو تین حیض تک روکیں اور شوہر کے فوت ہونے کے بعد چار ماہ دس دن کا انتظار کرنا ضروری ہے۔وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ جو لوگ تم میں سے فوت ہو جاتے ہیں اور وہ بیویاں چھوڑ جاتے ہیں۔عورتیں چار مہینے دس دن نکاح ثانی کے لیے انتظار کریں 2/234

☆ اَلطَّلَاقُ ☆

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ 2/229 : اَلطَّلَاقُ مرّتٰنِ جملہ اسمیہ ہے الطّلاقُ مبتدا ہے اور مرّتٰنِ خبر ہے۔اَلطَّلَاقُ واحد ہے۔اس کے مراحل دو ہیں۔ط ل ق اس کا سہ حرفی مادہ ہے۔جس کے معنی علیحدہ ہونے کے ہیں۔طَ لَّ قَ بابِ تفعیل ہے۔جس کے معنی علیحدہ کرنے کے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیسری پارٹی طلاق کا فیصلہ کرے گی۔طلاق نکاح کی ضد ہے۔نکاح مرد اور عورت کے درمیان ایک معائدہ ہے جو ایک عدالت میں گواہوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔طلاق اسی معائدے کے ٹوٹ جانے کا نام ہے۔جس طرح نکاح کے لئے منگنی یعنی ارادہ ہوتا ہے۔جس طرح نکاح، نکاح کے الفاظ دوہرانے سے معائدہ نکاح نہیں ہوتا اور نہ ہی اس منگنی کو نکاح کا درجہ حاصل ہوتا۔منگنی کے بعد نکاح کے لئے پھر تاریخ

http://ebooksland.blogspot.com/

مقرر ہوتی ہے باقاعدہ عدالت لگتی ہے اور معائدہ نکاح طے پاتا ہے۔ اسی طرح طلاق کا مسئلہ خود بخود علیحدہ ہونے کا نہیں ہے اور نہ ہی طلاق کے لفظ کو دوہرانے سے طلاق ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا بھی نکاح کی طرح ارادہ ہوتا ہے۔ گھر میں میاں بیوی کا جھگڑا ہوتا ہے۔ علیحدگی کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ ان کا طلاق کا ارادہ یا کسی مرد کا اپنی بیوی کو غصے سے طلاق، طلاق کہہ دینے سے نکاح کا معائدہ ختم نہیں ہوتا۔ اس قسم کا کوئی عمل زبانی ہو یا تحریری ان کے نکاح پر بالکل اثر انداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا طلاق کا ارادہ عدالت میں نوٹ کرانا پڑتا ہے۔ پھر عدالت مصالحتی عدت یعنی فریقین کو صلح کا موقع فراہم کرتی ہے اور عدالت طلاق کے فیصلے کی تاریخ مقرر کرتی ہے۔ اگر وہ صلح کر لیں تو عدالت ان کی صلح کو تسلیم کرتی ہے اور مقدمہ خارج کر دیتی ہے۔ ان کا نکاح برقرار رہتا ہے اور وہ اپنے سابقہ نکاح کی بنیاد پر میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ اگر وہ صلح نہیں کرتے تو عدالت دو گواہوں کی موجودگی میں ان کی علیحدگی کا فیصلہ سنا دے گی۔ اور ان کا معائدہ نکاح ختم ہو جائے گا۔ اب وہ میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اگر طلاق کے فیصلے کے بعد صلح کرتے ہیں تو اس صورت میں بغیر حلالہ کے معائدہ نکاح از سر نو کرنا ہوگا۔ طلاق کے معاملات 2/226 سے شروع ہوتے ہیں اور سورۃ نمبر 65 میں بھی طلاق کے بارے بیان ہوا ہے۔ یہ ایک ہی طلاق کا مسئلہ ہے دو تین طلاقیں نہیں ہوتیں ایک نکاح ہوتا ہے اور اس نکاح کے معائدہ کو ختم کرنے کے لئے عدالت کی طرف سے علیحدگی کا آخری فیصلہ طلاق کہلاتا ہے۔ یہ ایک طلاق ہوتی ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد ایک ہی بار عورت اپنے شوہر سے الگ ہوتی ہے۔ اس فیصلے کے بعد بیوی اور خاوند کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔ عورت کی اپنے خاوند سے علیحدگی کیسے ہوتی ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ اس کے مسائل کیا ہیں۔ قرآن میں جو بیان ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ اُن کے لیے جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں عورتیں چار ماہ انتظار کریں اگر مردوں نے رجوع کر لیا تو یقیناً اللہ تو حفاظت دینے والا رحم کرنے والا ہے۔ 226 بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے (يُوءْ لُوْنَ) کی صورت میں بیوی چار ماہ کے انتظار کے بعد خاوند کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کرنے کا حق رکھتی ہے اور طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اگر رجوع کر لیں تو صلح ہے ورنہ عورت طلاق لینے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ 2/226

(2) وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ اگر انہوں نے نکاح کا بندھن توڑنے کا عزم کر لیا تو یقیناً اللہ سننے والا علم والا ہے۔ 227 اگر انہوں نے طلاق ہی کا عزم کر لیا ہے تو طلاق کا فیصلہ عدالت سنائے گی۔ 2/227

(3) يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱ ترجمہ: اللہ کے احکام و تعارف کے ساتھ جو بلا محنت اور محنت کے ساتھ سامانِ نشو و نما پیدا کرنے والا ہے۔ اے نبی! کہہ دو کہ مومنوں جب تم عورتوں کی طلاق کے فیصلے کرو تو ان کی طلاق کا فیصلہ ان کی مصالحتی عدت کے مطابق کرو اور عدت کو فیصلے کیلئے شمار کرو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو جو تمہارا رب ہے۔ اس مدت میں تم اُنہیں اِن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ

http://ebooksland.blogspot.com/

ہی وہ نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی نافرمانی بے حیائی کی مرتکب ہو جائیں۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ پس جو کوئی اللہ کی حدوں کو توڑے گا۔ پس اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تُونہیں جانتا شاید اللہ اس مصالحتی مدت کے بعد کوئی صلح کی بات پیدا کردے۔ 1

یَآیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ 65/1۔ یَآیُّهَا النَّبِیُّ کے بعد قُلْ کا صیغہ محذوف ہے۔ اور طَلَّقْتُمْ میں جماعتِ مومنین اور امامِ مومنین سب شامل ہیں۔ اس طرح آیتِ کریمہ کے معنی یہ ہوں گے۔ اے نبی! اعلان کردو کہ مومنوں جب تم عورتوں کی طلاق کے فیصلے کرو۔ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ تو ان کی طلاق کا فیصلہ ان کی مصالحتی عدت کے مطابق کرو۔ اور اس مدت کو فائنل فیصلہ کیلئے شمار کرو۔ یہ مصالحتی مدت تین ماہ اور حاملہ کی بچہ جننے تک ہے۔ آیت ملاحظہ فرمایئے۔

وَالّٰٓـئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ لا وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝ ترجمہ: اور تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں۔ اگر تم شک میں پڑو تو ان کی عدت تین مہینے ہے کیونکہ انہیں حیض نہیں آیا۔ اور حاملہ عورتیں ان کی مصالحتی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے۔ جو اللہ کی نافرمانی سے بچا اللہ اس کیلئے اسکے معاملہ میں آسانی پیدا کردے گا۔ 4

طلاق کا مقدمہ عدالت میں دائر ہونے کے بعد جس کی حیثیت ایک ارادے کو ظاہر کرتی ہے کہ فریقین میں جھگڑا ہے اور اب وہ معائدہ نکاح کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت دونوں کو سوچنے کا موقع فراہم کرے گی۔ عدالت کی طرف سے یہ مصالحتی مدت یا عدت تین ماہ کی ہے۔ حاملہ کے لئے یہ مدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ یہ مصالحتی مدت یا عدت کے دوران عورت کو وہاں ہی رکھنا ہے جہاں اس کا شوہر رہتا ہے (65/6)۔ عدالت کی طرف سے مصالحتی عدت کے خاتمے کے بعد فیصلے کی تاریخ ہے۔ اُس دن دو گواہوں کے موجودگی میں طلاق کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ آیت ملاحظہ فرمایئے۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِکُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ۵ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا لا ۝ ترجمہ: پس جب وہ اپنی مصالحتی عدت پوری کرلیں تو ان کو دستور کے مطابق رکھو یا ان کو دستور کے مطابق الگ کرو اور گواہ بنالو اپنے میں دو عدل والوں کو (4/35) اور قائم کرو شہادت کے فرضِ منصبی کو صرف اللہ کے لئے۔ یہی واعظ و نصیحت کی جاتی ہے ہر اس انسان کو جو اللہ اور یومِ آخرت کو مانتا ہے۔ جو اللہ کی نافرمانی سے بچتا ہے اللہ اس کیلئے سزا سے بچنے کی راہ نکالتا ہے۔ 65/2

اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ط وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ج فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ج وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰی ۝ مصالحتی عدت کے دوران ان کو وہاں ہی رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی وسعت کے مطابق۔ اور تم انہیں کوئی ضرر نہ پہنچاؤ تاکہ تم ان پر زندگی تنگ کردو۔ اور اگر وہ حمل والیاں ہیں تو انپر خرچ کرو یہاں تک کہ وہ اپنے بچے جن لیں پھر اگر وہ بچوں کو تمہارے لئے دودھ پلائیں تو ان کو ان کے حقوق ادا کریں اور آپس میں مشورہ کر کے دستور کے مطابق حقوق طے کرلیں۔ اور اگر تم ایک دوسرے کو مشکل میں ڈالتے ہو تو پھر اس بچے کو کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔ 65/6 یہ مصالحتی مدت یا عدت کے دوران عورت کو وہاں ہی رکھنا ہے جہاں اس کا شوہر رہتا ہے (65/6)۔ اگر اس دوران صلح ہو جاتی ہے تو عدالت کو اطلاع کردی جائے گی اور مقدمہ

http://ebooksland.blogspot.com/

خارج کر دیا جائے گا۔ طلاق یعنی علیحدگی نہیں ہوگی۔ معائدہ نکاح اسی طرح برقرار ہے اس میں کوئی نقص وارد نہیں ہوا ۔ کیونکہ عدالت میں مقدمہ صرف علیحدگی کے ارادہ کو ظاہر کرتا ہے اس ارادہ کو طلاق کا فیصلہ سمجھ لینا قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ طلاق کا فیصلہ عدالت نے کرنا ہے اور عدالت صلح کے لئے تین ماہ کا وقت دیتی ہے۔ صلح کی صورت میں طلاق کا مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی فردِ واحد کے ارادے کو طلاق کا فیصلہ قرار دینا درست نہیں ہے۔

(4) عورت عدالت کے سامنے اپنے رحم کی کیفیت نہیں چھپائے گی 2/228۔ کیونکہ حاملہ کی مصالحتی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ طلاق کا حکم اُس پر موثر نہیں ہوتا۔ اگر کسی عورت نے اس معاملہ میں خیانت کی تو عدالت اس میں قصوروار نہیں ہے۔

(5) طلاق یافتہ عورت نکاح ثانی تین ماہ یا ثلاثہ قروء کے بعد کر سکتی ہے۔ 2/228

(6) طلاق کے بعد بھی بغیر حلالے کے پہلے شوہر اپنی طلاق یافتہ بیویوں کو حق زوجیت میں لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ 2/228

(7) طلاق باقاعدہ عدالتی کارروائی سے عمل میں آئے گی۔ دو گواہوں کی موجودگی کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ 65/2

(8) کسی کو بھی اللہ نے بلیک میلنگ یا زیادتی کرنے کا حق نہیں دیا۔ 2/229,230

(9) اولاد کی وجہ سے ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ 2/233

(10) مرد کو احسان کرنے کا حکم ہے۔ مصالحتی عدت کے دوران بھی نان نفقہ کا خرچہ مرد کے ذمہ ہے۔ طلاق کے بعد رضاعی مدت جو دو سال ہے اس کا خرچہ بھی استطاعت کے مطابق مرد کے ذمہ ہے۔ اگر آپس میں مشورے کے بعد دونوں رضامندی سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی گناہ والی بات نہیں ہے۔ 2/231,233,236

(11) طلاق کے دو مراحل ہیں نمبر 1 ارادہ جو کہ فریقین میں سے کسی ایک کو عدالت میں ایک درخواست دائر کرنی پڑے گی۔ گویا کہ طلاق کا مقدمہ عدالت میں دائر کرانا ضروری ہے۔ طلاق کے ارادے پر کوئی پابندی نہیں ہے مگر فیصلہ عدالت کی ذمہ داری ہے یہ گھر بیٹھے نہیں ہو سکتا۔ زیادتی کرنے والے کا عدالت نوٹس بھی لے سکتی ہے۔ عدالت انہیں اس ارادہ پر سوچ و بچار کے لئے اور مصالحت کرنے کے لئے ایک مدت تک موقع دے گی۔ نمبر 2 مصالحتی عدت کے بعد طلاق کا حکم یا فیصلہ عدالت جاری کرے گی۔ صلح کی صورت میں مقدمہ خارج کر دیا جائے گا۔

نمبر 1 فریقین کا طلاق کا ارادہ جو عدالت میں نوٹ کرایا جائے گا نمبر 2 مصالحتی عدت کے بعد عدالتی فیصلہ سے طلاق ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر بیٹھے جو ایک فرد کے تین بار طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے یا خط لکھنے سے یا فون پر کہنے سے طلاق ثابت کرتے ہیں یہ قرآنِ حکیم کا طریقہ نہیں ہے۔ اس طرح اللہ لوگوں کے گھر نہیں اُجاڑتا اور نہ ہی قرآن کے نقطہ نظر سے یہ طلاق ہوتی ہے۔ یہ گھریلو جھگڑے ہیں۔ غصّے میں اس قسم کے الفاظ اگر منہ سے نکل جاتے ہیں تو اللہ نے گھر ہی میں صلح کا موقع دیا ہے۔ طلاق نہیں ہوتی جب تک آپ عدالت میں نہ جائیں۔ گھر کا معاملہ ہے گھر ہی میں حل ہو جائے۔ وقتی لڑائی تھی صلح ہوگئی معاملہ ختم تین بار ایک لفظ بولنے سے اتنا بڑا اپ سیٹ قرآنی فیصلہ نہیں ہے۔

http://ebooksland.blogspot.com/

(12) اگر شوہر کے ساتھ خلوت ولمس اور صحبت نہیں ہوئی تو نکاحِ ثانی کے لئے عدت نہیں ہے۔33/49

(13) طلاق کی صورت میں حق مہر ادا کرنا ہے۔ چھونے سے پہلے طلاق کا مرحلہ آجائے تو نصف ادا کرنا ہے۔حق مہر مقرر نہ ہو تو مرد کے لئے حکم ہے کہ وہ احسان کرے۔عورت اگر اپنا حق معاف کرنا چاہے تو معاف کر سکتی ہے۔دونوں کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ آپس میں فضل کرنا مت بھولو۔2/236,237

(14) طلاق کے بعد عورتوں کو دوبارہ اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو اور نکاح ثانی کرنے کا فیصلہ بھی اُنہیں کرنے کی اجازت ہے۔2/232

(15) شوہر کے فوت ہونے کے بعد بیوہ چار ماہ دس دن تک نکاح ثانی کے لئے انتظار کرے گی۔ایک سال تک اس بیوہ کا خرچہ شوہر کے گھر والوں پر فرض کیا ہے۔اگر یہ بیوہ خود گھر سے نکل جائے اور عقد ثانی کا فیصلہ کر لے تو تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ایسا کرنے کی اللہ کی طرف سے اُسے آزادی ہے۔یہ بیوہ بھی کیونکہ شوہر سے محروم ہوئی ہے اس لئے اسے بھی مطلقہ کے موضوع کے تحت ہی لکھ دیا ہے۔اور اس کا کوئی الگ موضوع نہیں ہے۔

نوٹ: آیتِ حلالہ: فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ۔2/230 پس اگر عورت کو طلاق کا فیصلہ مل چکا ہے۔ پھر اُس کے سوا کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے بعد وہ (عورت) اُس (پہلے مرد) کے لئے حلال نہیں ہے۔ حَتّٰی حرفِ ناصبہ ہے جو فعل مضارع کو نصب دے رہا ہے اور مصدری معنی کا تقاضا کرتا ہے۔آیت مجیدہ پر غور کریں۔اللہ عورت کو طلاق کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہے۔اور یہ نکاح کا معائدہ زندگی بھر ساتھ رہنے کا ازدواجی معائدہ ہے۔ناگزیر حالات میں اس معائدے کو توڑا جا سکتا ہے۔اور کسی دوسرے سے زندگی بھر کے لئے معائدہ نکاح کیا جا سکتا ہے۔پہلے مرد کی طرف لوٹنے کے لئے دوسرے کے ساتھ نکاح کی قرآن میں کوئی شرط نہیں ہے۔کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ ہوا ہو تو پہلے خاوند اپنی بیویوں کو بغیر حلالے کے ہی لوٹانے کے زیادہ حق دار ہیں۔2/228 ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ آیتِ مجیدہ عورت کے نکاحِ ثانی کے بعد پہلے مرد کے لئے لَا تَحِلُّ ہے، حلال نہیں ہے یعنی حرمت کا حکم رکھتی ہے۔اللہ کا حکم ہے لَا تَحِلُّ کہ اب یہ عورت نکاحِ ثانی کے بعد شوہر والی ہے اور یہ تجھ پر حرام ہے یعنی حلال نہیں ہے۔اس تحریم والی آیت کو حلالے والی آیت قرار دے کر قرآن میں تضاد پیدا کر دیا ہے۔لہٰذا اس آیت سے حلالہ ثابت کرنا درست نہیں ہے۔

مُتعہ اور خُلعہ:۔ان اصطلاحوں کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔یہ آیات مندرجہ ذیل ہیں۔ مُتعہ سورۃ النّساء آیت نمبر 24 سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خُلعہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 229 سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اب دونوں آیات بالترتیب آپ کے سامنے ہیں۔ملاحظہ فرمائیے

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ۚ وَاُحِلَّ لَـكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۞ ترجمہ: اور نکاح شدہ عورتیں بھی حرام ہیں مگر جو کافر شوہر چھوڑ کر تمہارے

ماتحت آ گئی ہیں اُن سے نکاح جائز ہے۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ (60/10) اور جو مذکورہ بالا کے سوا ہیں اُن سے تمہارا نکاح جائز ہے یہ کہ تم اپنے مال کے ذریعے معائدہ نکاح کی پابندی میں پاک دامن بنو، بدکاری کرنے والا نہ بنو۔ پس جو کچھ بھی تم معائدہ نکاح کے مطابق اُن سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اُن کے طے شدہ حقوق ادا کر دو۔ پس تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم طے شدہ حقوق کے بعد بھی آپس کی رضامندی سے اِس میں کوئی کمی بیشی کرلو۔ یقیناً اللہ علم والے حکمت والے ہیں۔ 4/24

مذکورہ آیت سے پہلے 22 اور 23 آیات میں حرمت والے رشتوں کی فہرست بیان ہوئی ہے۔ پھر 4/24 آیت میں مذکورہ بالا رشتوں کے سوا مردوں کو اپنے اموال کے ذریعے معائدہ نکاح کی پابندی میں پاک دامن بننے اور بدکاری نہ کرنے کا حکم ہے۔ اور معائدہ نکاح جو کہ زندگی بھر ساتھ نبھانے کا عہد تھا۔ اُس کے مطابق طے شدہ حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس آیت سے متعہ ثابت کرنے کی لاحاصل اور لایعنی کوشش کی گئی ہے۔ النکاح مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ہے۔ زندگی بھر ساتھ نبھانے کا عہد ہے۔ اس میں ہونے والی اولاد کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ النکاح کے بعد ناگزیر حالات میں طلاق کا عدالتی تصور ہے۔ طلاق کے لئے بھی مصالحتی عدت تین ماہ ہے اور حاملہ کے لئے بچہ جننے تک کی عدت ہے۔ طلاق کے بعد دوسرے النکاح کے لئے تین حیض یا تین ماہ کی عدت ہے۔ متعہ کا تصور قرآنی نہیں ہے۔

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۲۹ ترجمہ: تمہارے لیے جائز نہیں لینا اُس شے کو جو تُم نے اِن کو دے دی ہے مگر دونوں کا ڈرنا یہ کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے تو اگر تُم بھی ڈرتے ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے تو پھر اِن دونوں پر گناہ نہیں اِس معاملہ کو ایک دوسرے کو دے دلا کر ختم کریں یہ اللہ کی حدود ہیں پس تم اِن میں زیادتی نہ کرو اور جو اللہ کی حدود میں زیادتی کرے گا پس یقیناً وہی لوگ ظالم ہیں۔ 2/229 مذکورہ بالا آیت میں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ کے الفاظ ہیں۔ جن سے خُلعہ کا موقف ثابت کیا جاتا ہے۔ جب کہ آیت میں خُلعہ کا لفظ تک نہیں ہے۔ افْتَدَتْ کے لفظ کو یک طرفہ تائے نسائی کی وجہ سے عورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ آیت پر غور وفکر کی کمی کا نتیجہ ہے۔ افْتَدَتْ سے پہلے عَلَيْهِمَا پر ان کی نظر نہیں گئی۔ یہ جملہ فعلیہ ہے جس کا فاعل بعد میں مقدر ہے۔ لہٰذا جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے۔ اگر فاعل عاقل ہو تو فعل مونث اور مذکر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ لہٰذا افْتَدَت کا فاعل هُما ہے۔ افْتَدَت دونوں کے لئے ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو دے دلا اس مسئلے کو ختم کریں۔ طول نہ دیں۔ جو بھی اس مسئلے کو طول دے کر دوسرے فریق کو تنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ وہ ظالم ہے۔ اس آیت سے خُلع ثابت کر کے عورت کے حق سے اُسے محروم کرنے کی سازش ہے جو سراسر زیادتی ہے۔

☆فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ☆

http://ebooksland.blogspot.com/